احکامِ شریعت
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مسلکِ اہلسنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

دیباچہ و موضوع بندی

علامہ عالم فقری

شبیر برادرز ۴۰۔بی
اردو بازار لاہور

نام کتاب ———— احکام شریعت (مکمل تین حصے)
نام مصنف ———— اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی
ترجمہ عربی ———— محمد اول قادری چشتی
دیباچہ سوانح مصنف ———— عالم فقری
تعداد طبع اول ———— ایک ہزار
سال طباعت ———— ۱۹۸۴ء
زیر نگرانی ———— جناب حاجی انور اختر صاحب
ناشر ———— شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
قیمت ———— -/۵۷ روپے
مطبوعہ ———— خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور

۲۱ مسئلہ۔ جنبی کا پسینہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

نہیں کہ جنب کا پسینہ مثل اُس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔ فی الدر المختار سور الآدمی مطلقا ولو جنبا او کافرا طاهر وحکم العرق کسور اه ملخصا واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲ مسئلہ۔ پڑیا سے رنگے ہوئے کپڑوں سے نماز کی ادائیگی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پڑیا کے رنگے ہوئے کپڑے سے نماز درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

بادامی رنگ کی پڑیا میں تو کوئی مضائقہ نہیں اور رنگت کی پڑیا سے ورع کے لیے بچنا اولی ہے پھر بھی اُس سے نماز نہ ہونے پر فتویٰ دینا آج کل سخت حرج کا باعث ہے پھر بھی:

والحرج مدفوع بالنص وعموم البلوی من موجبات التخفیف لاسیما فی مسائل الطهارة والنجاسة۔

لہٰذا اس مسئلہ میں مذہب حضرت امام اعظم و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عدول کی کوئی وجہ نہیں ہمارے ان اماموں کے مذہب پر پڑیا کی رنگت سے نماز بلا شبہ جائز ہے۔ فقیر اس زمانہ میں اسی پر فتویٰ دینا پسند کرتا ہے: وقد ذکرنا علی هذه المسئلة کلاما اکثر من هذا فی فتاوانا وتحقق الامر بما لامزید علیه ان ساعد التوفیق من اللہ سبحٰنه وتعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳ مسئلہ۔ شبہ سے ناپاکی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گدا روئی کا جس میں نجس ہونے کا شبہ [illegible] بچھا ہے [illegible] لک [illegible] اور طبعی ہے بارش سے چھت

ٹپکی رضائی اور گدا خوب تر ہوگیا رضائی پیروں کے تلے بھی دبی تھی یعنی گدے سے ملحق تھی اس صورت میں رضائی کی نسبت کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

شبہہ سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی کہ اصل طہارت ہے والیقین لایزول بالشک ہاں ظن غالب کہ بربنائے دلیل صحیح ہو فقہیات میں ملحق بیقین ہے نہ بربنائے توہمات عامہ پس اگر گدے میں کسی نجاست کا ہونا معلوم تھا اور یہ بھی معلوم ہو کہ رضائی گدے کے خاص موضع نجاست سے ملصق تھی اور گدے میں خاص اس جگہ تری بھی اتنی تھی کہ چھوٹ کر رضائی کو لگے یا رضائی کے موضع اتصال میں اس قدر رطوبت تھی کہ چھوٹ کر گدے کے محل نجاست کو تر کر دے غرض یہ کہ موضع نجاست پر رطوبت خواہ وہیں کی خواہ دوسری چیز مجاور کی پہنچی ہوئی اس قدر ہو جس کے باعث نجاست ایک کپڑے سے دوسرے تک تجاوز کر سکے اور اس تجاوز کے یہ معنی کہ کچھ اجزائے رطوبت نجسہ اس سے متصل ہو کر اس میں آجائیں نہ صرف وہ جسے سیل یا ٹھنڈک کہتے ہیں کہ حکم فقہ میں یہ انفصال اجزا نہیں صرف انتقال کیفیت ہے اور وہ موجب نجاست نہیں اور اس قابلیت تجاوز کی تقدیر رطوبت کا اس قدر ہونا ہے جسے نچوڑے سے بوند ٹپکے کہ ایسے ہی رطوبت کے اجزا دوسری شے کی طرف متجاوز ہوتے ہیں جب تینوں شرطیں ثابت ہوں تو البتہ رضائی کے اتنے موضع پر تجاوز نجاست کا حکم دیا جائے گا پھر اگر موضع بقدر معتبر فی الشرع مثلاً ایک درہم سے زائد ہو تو رضائی ناپاک ٹھہرے گی اور اُسے اُوڑھ کر نماز ناجائز ہوگی ورنہ حکم عفو میں رہے گی اور اگرچہ ایک درہم کی قدر میں کراہت تحریمی اور کم میں صرف تنزیہی ہوگی اور اگر ان تینوں شرط میں کسی کی بھی کمی ہوئی تو رضائی سرے سے اپنی طہارت پر باقی اور سراپا پاک ہے مثلاً گدے کی نجاست مشکوک تھی یا وہ سب ناپاک تھا اور رضائی کا خاص موضع نجاست سے ملنا معلوم نہیں یا محل نجاست کی رطوبت خواہ رضائی سے حاصل کی ہوئی قابل تجاوز نہ تھی۔ یہ سب صورتیں طہارت مطلقہ تامہ کی ہیں:

هذا هو التحقیق الذی عولنا علیه لظهور وجهه ولکونه احوط وان کان الکلام فی المسئلة طویل الذیل ذکر بعضه فی رد المحتار اٰخر الانجاس و اٰخر الکتب وفیه عن البرهان ولا یخفی منه انه لا یتیقن بانه مجرد نداوة الا اذا کان النجس الرطب هو الذی لا یتقاطر بعصره اذ یمکن ان یصیب الثوب الجاف قدر کثیر من النجاسة ولا ینبع منه شیٔ بعصره کما هو شاهد عند البدایة بغسله الخ وفیه عن الامام الزیلعی لانه اذا لم یتقاطر منه بالعصر لا ینفصل منه شیٔ وانما یتبل ما یجاوره بالنداوة وبذلك لا ینجس الخ وعن الخانیة اذا غسل رجله فمشی علی ارض نجسة بغیر مکعب فابتل الارض من بلل رجله و اسود وجه الارض لکن لم یظهر اثر بلل الارض فی رجله فصلی جازت صلاته و ان کان بلل الماء فی رجله کثیرا حتی ابتل وجه الارض وصار طینا ثم اصاب الطین رجله لا تجوز صلاته الخ واللّٰه سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

مسئلہ ۲۴۔ مردہ جانوروں کی ہڈی کا پاک ہونا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہڈی مردار جانور کی پاک ہے یا ناپاک ہے کیونکہ سینگ تو ہر جانور کا پاک ہے اگر مسواک میں ہڈی ہاتھی دانت کی ہو کیسی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

ہڈی ہر جانور کی پاک ہے حلال ہو یا حرام مذبوح ہو یا مُردار جبکہ اُس پر بدن میتہ کی کوئی رطوبت نہ ہو سوا سوئر کے کہ اُس کی ہر چیز ناپاک ہے۔ مسواک میں ہاتھی دانت کی ہڈی ہو تو کچھ حرج نہیں ہاں اُس کا ترک بہتر ہے لمحل خلاف محمد فانه قائل بنجاسة عینیة کالخنزیر کما فی فتح القدیر ورد المحتار وغیرهما ورعایة الخلاف مستحبة بالاجماع۔

درمختار میں ہے:

شعر المیتة غیر الخنزیر وعظمها طاهر له ملخصا۔ واللّٰه تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۔ بچے کا پیشاب ناپاک ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیر خوار بچہ کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب

آدمی کا بچہ اگرچہ ایک دن کا ہو اس کا پیشاب ناپاک ہے اگرچہ لڑکا ہو: والمسئلۃ واردۃ متونا وشروحا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۔ ناپاک لحاف کو پاک کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لحاف توشک وغیرہ روئی دار کپڑے ناپاک ہو جائیں تو وہ مع روئی کے دُھل کر پاک ہو سکتے ہیں یا رُوئی علیحدہ ہو کر کپڑا الگ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر روئی کا سوت کات لیا جائے تو وہ سوت بغیر اس کے کہ دری وغیرہ بنوائی جائے دھونے سے پاک ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

جو کپڑے نچوڑنے میں آسکیں جیسے ہلکی توشک رضائی وغیرہ وہ یوں ہی دھونے سے پاک ہو جائیں گے ورنہ بہتے دریا میں رکھیں یا اُن پر پانی بہائیں یہاں تک کہ نجاست باقی رہنے پر ظن حاصل ہو یا تین بار دھوئیں اور ہر بار اتنا وقفہ کریں کہ پہلا پانی نکل جائے۔

فی الدر المختار یطھر محل غیر مرئیۃ بغلبۃ ظن غاسل طھارۃ محلھا بلا عدد بہ یفتی وقدر ذلک لموسوس بغسل وعصر ثلثا فیما ینعصر وتثلیث جفاف ای انقطاع تقاطر فی غیرہ مما ینشرب النجاسۃ وھذا کلہ اذا غسل فی غدیر او صب علیہ ماء کثیر او جری علیہ الماء طھر مطلقا بلا شرط عصر وتجفیف وتکرار غمس ھو المختار۔ اھ۔

ناپاک روئی کا سوت دھونے سے بخوبی پاک ہو سکتا ہے بلکہ دری بنا کر پاک کرنے سے سوت کی تطہیر آسان ہے کہ وہ نچوڑنے میں سہل آسکتا ہے۔ کما لا یخفی۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۷۔ نجاست کا مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غلو اینٹوں کی کڑھائیوں

کو کتے چاٹتے ہیں اُنہیں کڑھائیوں میں وہ شیرینی بناتے ہیں اور دودھ گرم کرتے ہیں اُن کے یہاں کی شیرینی یا دودھ لے کر کھانا پینا درست ہے یا کہ نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

طہارت و نجاست ظاہری میں شرع مطہر کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ احتمال سے نجاست ثابت نہیں ہوتی جس خاص شے کی نجاست معلوم ہو وہی خاص نجس و حرام ہے۔ و بس امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بہ ناخذ ما لم نعرف شیئا حراما بعینہ۔ مسئلہ کی تمام تر تحقیق و تفصیل ہمارے رسالہ "الاحلی من السکر" میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۸ نجاست کے بارے میں ایک اور مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ انگلی پر نجاست لگ جائے اور اُسے چاٹ لیا جائے تو انگلی پاک ہو جائے اور منہ بھی پاک رہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

اُنگلی کی نجاست چاٹ کر پاک کرنا کسی سخت گندی ناپاک روح کا کام ہے اور اُسے جائز جاننا شریعت پر افترا داتہام اور تحلیل حرام اور قاطع اسلام ہے اور یہ کہنا محض جھوٹ ہے کہ منہ بھی پاک رہے گا نجاست چاٹنے سے قطعاً ناپاک ہو جائے گا اگرچہ بار بار وہ نجس ناپاک تھوک یہاں تک نگلنے سے کہ اثر نجاست کا منہ سے ڈھل کر سب پیٹ میں چلا جائے پاک ہو جائے گا۔ مگر اس چاٹنے نگلنے کو وہی جائز رکھے گا جو نجس کھانے والا ہو۔ الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیثٰت۔ والطیبٰت للطیبین والطیبون للطیبٰت ۔اولٰئک مبرؤن مما یقولون۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹ ہندوؤں کی اشیائے خوردنی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہنود سے اشیاء خوردنی جیسے دودھ۔ دہی۔ گھی۔ ترکاری۔ شیرینی وغیرہ تر یا خشک کا استعمال اہل سنت کے نزدیک درست ہے یا حرام اور آیۂ انما المشرکون نجس سے اہل تشیع کا اشیاء مذکورہ میں کیا خیال ہے اور مجدد صاحب کا اس امر میں کیا فتویٰ ہے۔ بینوا توجروا۔